الافتاء

مولانا مفتی رشید احمد رحمۃ اللہ علیہ

☆ وضو میں وِلا اور ہر عضو پر دعا:

سوال: وضو میں جلدی کرنا مستحب ہے یا نہیں؟ اگر مستحب ہے تو ہر عضو دھوتے وقت بسم اللہ، کلمۂ شہادت اور ہر عضو کے لیے مستقل ماثور دعا، ہر عضو دھونے کے بعد درود شریف، علاوہ ازیں دعا رَبِّ اغْفِرْ لِیْ ذَنْبِیْ الخ کیسے پڑھ سکتا ہے؟ بیّنوا توجروا۔

الجواب: وضو اور غسل میں ولا سنت ہے، یعنی اتنی تاخیر نہ کرے کے معتدل ہوا میں دوسرا عضو دھونے سے قبل پہلا عضو خشک ہو جائے، اسی طرح مسح کے بعد اور تیمّم میں اتنی دیر کرنا کہ اس وقت اگر کوئی عضو دھویا ہوتا تو وہ خشک ہو جاتا خلافِ سنّت ہے۔ وِلا کی تعریف مذکور کے تحت اتنے وقت میں تو بہت کچھ پڑھ سکتا ہے، علاوہ ازیں کتب فقہ میں ان دعاؤں میں سے کوئی ایک پڑھنا مذکور ہے، اور حقیقت یہ ہے کہ اللّٰھُمَ اغْفِرْ لِیْ ذَنْبِیْ الخ کے سوا کوئی دعا بھی کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں، فضائل میں کسی ضعیف حدیث پر عمل کرنے کے جواز کی شرائط میں سے ایک شرط یہ بھی ہے کہ اسے سنت نہ سمجھا جائے، اس زمانہ میں غلبۂ جہالت کی وجہ سے لوگ سنت سمجھنے لگتے ہیں، لہٰذا ایسے امور سے احتراز کرنا چاہیے۔

☆ اعضاءِ وضو کو تین بار سے زیادہ دھونا:

سوال: وضو میں بعض لوگ تین بار کہنی تک ہاتھ دھو کر پھر تین بار پانی بہاتے ہیں تو یہ چھے مرتبہ ہو گیا، وضو میں یہ فعل درست ہے یا مکروہ یا ناجائز اور اس طرح کرنا چھے مرتبہ سمجھا جائے گا یا تین مرتبہ۔ بیّنوا توجروا۔

الجواب: اگر تین سے زائد اس اعتقاد سے دھو رہا ہے کہ یہ ثواب یا سنّت ہے تو مکروہ تحریمی ہے۔ اور اگر یہ اعتقاد نہیں مگر بدون کسی داعیہ کے کر رہا ہے تو عبث ہونے کی وجہ سے مکروہ تنزیہی ہے، اور اگر کبھی ازالۂ شک اور طمانیت قلب کی خاطر تین سے زیادہ بار دھو لیا تو کوئی کراہت نہیں، البتہ مسجد اور مدرسہ کے وقف پانی سے تین بار سے زیادہ دھونا حرام ہے۔

☆ داڑھی کو برا سمجھنا کفر ہے:

سوال: سنتِ نبویہ خصوصاً داڑھی کا مذاق اڑانا کیسا ہے؟ بیّنوا توجروا

الجواب: کسی ادنیٰ سے ادنیٰ سنّت کو برا سمجھنا یا اس کا مذاق اڑانا درحقیقت اسلام اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے

ساتھ استہزاء ہے جس کے کفر ہونے میں کچھ شبہ نہیں، جب سنّت ہے استہزاء کفر ہے۔ داڑھی تو واجب ہے اور شعارِ اسلام ہے، ایک مشت سے کم کرنا بالا جماع حرام ہے۔ اس کا مذاق اڑانا بطریق اولیٰ کفر ہے، اسے دوبارہ مسلمان کر کے نکاح بھی دوبارہ کیا جائے۔ اگر دوبارہ اسلام قبول نہ کرے تو حاکم پر فرض ہے کہ اس کے قتل کا حکم دے۔

☆ قادیانیوں سے تعلقات رکھنے کا حکم:

سوال: ایک شخص صحیح العقیدہ ہے۔ صوم، صلوٰۃ وزکوٰۃ کا پابند ہے، لیکن اس کے دنیوی تعلقات قادیانی جماعت کے ساتھ ہیں۔ کیا ایسے شخص سے مسجد کے لیے چندہ لینا اور ایسے شخص سے تعلقات رکھنا جائز ہے، اور ایسے شخص کو خنزیر سے بدتر کہنا اور سمجھنا کیسا ہے؟ بیّنوا توجروا۔

الجواب: ایسا شخص جو صوم وصلوٰۃ کا پابند ہے لیکن اس کے تعلقات قادیانی جماعت کے ساتھ ہیں اگر وہ دل سے بھی ان کو اچھا سمجھتا ہو تو وہ مرتد ہے اور بلا شبہ خنزیر سے بدتر ہے، اس سے تعلقات رکھنا ناجائز ہے، اگر وہ مسجد کے لیے چندہ دیتا ہے تو اسے وصول کرنا جائز نہیں۔ اور اگر وہ قادیانیوں کے عقائد سے متفق نہیں اور نہ ہی ان کو اچھا سمجھتا ہے، بلکہ صرف تجارت وغیرہ، دنیوی معاملات کی حد تک ان سے تعلق رکھتا ہے تو یہ شخص مرتد نہیں، البتہ بہت سخت مجرم اور فاسق ہے۔ قادیانی زندیق ہیں جن کا حکم عام مرتد سے بھی زیادہ سخت ہے، مرتد اور اس کا بیٹا اپنے مال کے مالک نہیں، لہٰذا ان کی بیع و شراء، اجارہ واستجارہ، ہبہ کا لین دین وغیرہ کوئی تصرف بھی صحیح نہیں، البتہ پوتے نے جو مال خود کمایا ہو وہ اس میں تصرف کر سکتا ہے، مگر زندیق کا پوتا بھی اپنے کمائے ہوئے مال کا مالک نہیں اور اس کے تصرفات نافذ نہیں، اس لیے قادیانی سے کسی ذریعہ سے بھی کوئی مال لیا تو وہ حلال نہیں۔ تجارت وغیرہ معاملات کے علاوہ بھی قادیانیوں کے ساتھ کسی قسم کا کوئی میل جول رکھنا جائز نہیں۔ اس میں یہ مفاسد ہیں:

۱۔ اس میں قادیانیوں کے ساتھ تعاون ہے
۲۔ اس قسم کے معاملات میں عوام قادیانیوں کو مسلمانوں کا ایک فرقہ سمجھنے لگتے ہیں
۳۔ اس طرح قادیانیوں کو اپنا جال پھیلانے کے مواقع ملتے ہیں

اس لیے قادیانیوں سے لین دین اور دیگر ہر قسم کے معاملات میں قطع تعلق ضروری ہے، ان سے تعلقات رکھنے والا آدمی اگر چہ اُن کو بُرا سمجھتا ہو قابلِ ملامت ہے، ایسے شخص کو سمجھانا دوسرے مسلمانوں پر فرض ہے۔

☆☆☆